بلاشبہ اللہ تعالی بڑی وسیع رحمت ومغفرت والا ہے

الْخُطْبَةُ الْأُولَى

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ، وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، قَالَ تَعَالَى: (وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ)[١].

حضرات وخواتینِ اسلام: میرے عزیز بھائیو! یقیناً اللہ جَلَّ جَلَالُهُ ارحم الراحمین ہے رب کریم کے رحم وکرم کی نہ کوئی حد ہے نہ انتہاء وہ اپنے بندوں کے اعمال کا بہت عمدہ اور عظیم اجر عطا کرتا ہے ان کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کی تمام خطاوں اور گُناہوں کو مُعاف فرمادیتا ہے وہ اپنی رحمت ومغفرت کا اس طرح اعلان فرمارہا ہے : (يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)[٢]. اے میرے بندو جنہوں نے

(١) آل عمران : ١٣٣.
(٢) الزمر : ٥٣.

اپنی جانوں پر زیادتی کررکھی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، یقین جانواللہ تعالی سارے کے سارے گُناہ معاف کردیتا ہے۔یقینًا وہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے اسی طرح ایک حدیث قدسی میں رب ارحم الراحمین کا ارشاد ہے: «يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ»(١). اے میرے بندو تم لوگ رات دن خطائیں کرتے رہتے ہو اور میں تمام گُناہوں کو مُعاف کرنے والا ہوں پس مجھ سے مُعافی مانگتے رہو کہ میں تمھاری مغفرت کردوں، بلاشبہ اللہ تعالی ہرایک کی فریاد رسی کرنے والا ہے وہی سب کی توبہ قبول کرنے والا اور بہت وسیع مغفرت والا ہے خود اسی کا ارشادمبارک ہے: (إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ)(٢). بے شک آپ کارب بڑی وسیع مغفرت والا ہے

رب ارحم الراحمین سے مغفرت طلب کرنے والو! آیئے ذرااُن اعمال وعبادات پر غور کریں جن کے اہتمام سے اللہ تعالی کی رحمت ومغفرت متوجہ ہوتی ہے اوربندوں پر سایہ فگن ہوتی ہے؟ توجاننا چاہیئے کہ اللہ کی رحمت ومغفرت کوحاصل کرنے کا سب سے اہم اوربنیادی سبب ایمان ہے ایمان کے بغیر مغفرت اور کامیابی ناممکن ہے یقیناً اللہ اور رسول پر ایمان لانا اور تمام ضروریات دین پر یقین رکھنا

(١) مسلم : ٢٥٧٧.
(٢) النجم : ٣٢.

مغفرت الہی اور حصول جنت کا سب سے اہم اور بنیادی سبب ہے باری تعالی کا فرمان عالیشان ہے: (سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ)[(١)]. اور اپنے رب کی مغفرت کی طرف سبقت کرو اور جنت کی طرف جسکی وسعت سب آسمانوں اور زمین کی وسعت جیسی ہے، یہ ان لوگوں کیلئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہیں یہ اللہ کا فضل ہے جو وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے، بلاشبہ اللہ تعالی جَلَّ جَلَالُهُ دنیا میں اپنے بندوں پر رحمت وکرم کی بارش برساتا ہے اور قیامت کے دن وہ اپنی رحمت سے جس مومن کو چاہے گا اس کو اپنی قربت عطا فرمائے گا اور پہلے ہی مرحلے میں اس کی مغفرت فرمادے گا اس کی رحمت وکرم کے انداز نرالے ہیں رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے: «يُدْنَى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ؛ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُ؟ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ. قَالَ: فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ. فَيُعْطَى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ»[(٢)]. قیامت کے دن مومن بندہ اپنے رب سے قریب کیا جائے گا یہاں

---

(١) الحديد: ٢١.

(٢) متفق عليه .

تک کہ باری تعالی اس پر اپنی خاص رحمت (یعنی اپنی مُعافی اوراپنا پردہ) اس پر ڈالے گا پھراس سے اس کے گناہوں کااقرار کرائے گا پھراُس سے پوچھ گچھ کرے گاکہ کیا تمہیں یادہیکہ (تم نے یہ سارے گناہ کئے تھے؟)وہ عرض گُذار ہوگاہاں اے میرے رب مجھے اچھی طرح یاد ہے تواللہ تعالی اس سے فرمائے گامیں نے دنیامیں تیرے اِن گُناہوں کوچُھپایاتھااورآج ان گُناہوں کوبخشتاہوں اور مُعافی دیتاہوں پھراس کا نیکیوں والااعمال نامہ اسکوعطاکردیاجائے گا گُناہوں کی مُعافی اور مغفرت ورحمت کادوسرااہم سبب اعمال صالحہ کا اہتمام اور نیکیوں کی کثرت ہے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے: (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ)[1]. اور جولوگ ایمان لے آئے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کیے ہیں ہم ان کی خطاؤں کوضرور ان سے دور کردیں گے اور جوعمل وہ کرتے رہے ہیں ہم ضرور ان کا بہترین بدلہ انہیں دیں گے یعنی اللہ جَلّ جَلالُہٗ نیک اعمال کرنے والوں کوبہت عمدہ صلہ عطافرمائے گا ان کو مُعاف فرمادے گااور ان کی برائیوں سے درگُذر فرما دے گا[2] ایک دوسری آیت کریمہ میں ارشاد ہے: (وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ)[3]. اور جولوگ ایمان لائے

---

(١) العنكبوت : ٧.
(٢) تفسير ابن كثير : (٦/٢٦٤).
(٣) المائدة : ٩.

ہیں اور جنہوں نے نیک اعمال کیے ہیں اللہ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے (آخرت میں) مغفرت اور زبردست اجر وثواب ہے اسی طرح آداب و مستحبات کی رعایت کے ساتھ وضو کرنا پھر خشوع وخضوع کے ساتھ نماز ادا کرنا انتہائی عظیم عمل ہے یہ اللہ کی رِضا اور رحمت کا ذریعہ ہے اس کی برکت سے اللہ تعالی بندوں کی خطائیں مُعاف فرمادیتا ہے اور ان کے درجات بلند فرمادیتا ہے نبی رحمت ﷺ کا فرمان ہے: «لَا يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الَّتِي تَلِيهَا»[1]. جو کوئی آدمی وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ نماز ادا کرتا ہے تو اِس نماز اور اگلی نماز کے درمیان کی اس کی خطائیں مُعاف ہوجاتی ہیں ایسے ہی نماز کے بعد اسی جگہ تھوڑی دیر بیٹھنا اوراذکار و تسبیحات پڑھنا گُناہوں سے مُعافی کا سبب ہے فرشتے ایسے بندے کیلئے رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں رسول اکرم ﷺ کا اشاد ہے: «إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ، تَقُولُ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ»[2]. (جو شخص نماز ادا کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھا رہے تو) تم میں ایسے شخص کیلئے ملائکہ مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی جگہ بیٹھا رہے فرشتے اس طرح دعا کرتے ہیں یا اللہ اس

---

(۱) مسلم : ۲۲۷.
(۲) متفق علیه .

بندے کی مغفرت فرمادے یا اللہ اس پر رحمت فرمادے، اسی طرح نماز جمعہ کی پابندی ،یومِ جمعہ کی سنتوں کی رعایت اور آداب و مستحبات کا اہتمام مغفرت اور مُعافی کا سبب ہے سرور کونین ﷺ کا ارشاد عالیشان ہے « مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَدَنَا وَأَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ؛ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَزِيَادَةُ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ»(١). جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کیلئے آیا اور خاموشی کے ساتھ (خطبہ) سنا تواِس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان کی اور مزید تین ایام کی اسکی خطائیں مُعاف کردی جائیں گی یقیناً بڑا سعادت مند ہے وہ بندہ جو اس فضیلت کو حاصل کرنے کے جذبے سے آداب و مستحبات کی رعایت کرے بدن اور کپڑوں کی صفائی پر توجہ دے عطر و خوشبو کا اہتمام کرے خاموشی کے ساتھ خطبہ سنے اور خشوع و خضوع کے ساتھ نماز جمعہ ادا کرے

رب ذوالجلال والاکرام کی رحمت و مغفرت کی تمنا کرنے والو! نیکی اور خیر کی راہوں میں خرچ کرنا صدقات و خیرات کرنا اور فقیروں اور مسکینوں کی مدد کرنا بہت محبوب عمل ہے رب کریم جَلَّ جَلالُہٗ نیکی اور خیر میں خرچ کرنے والوں کو کثیر اجر و ثواب عطا فرماتا ہے اور ان کی خطائیں مُعاف فرمادیتا ہے خدائے عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے : (إِنْ تُقْرِضُوا

(١) مسلم : ٨٥٧ ، وابن ماجه : ١٠٩٠ واللفظ له.

اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ شَكُورٌ حَلِيمٌ)[1]. اگرتم اللہ کو اچھی طرح قرض دوگے تو وہ اسکو تمھارے لئے بڑھاتا چلا جائے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالی بڑا قدردان حِلم والا ہے، الحاصل صدقہ بہت پاکیزہ عمل ہے صدقہ خطاوں کو دور کردیتا ہے[2] اور گُناہوں کو زائل کردیتا ہے[3]. لوگوں کے ساتھ احسان وکرم کا معاملہ کرنا بھی مغفرت کا اور اللہ کی رحمت حاصل کرنے کا اہم سبب ہے جب آدمی کا دل شفقت ومروت سے معمور ہوتا ہے اور وہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور رحملی سے پیش آتا ہے تو وہ بھی اللہ کے خصوصی فضل وکرم کا مستحق ہوتا ہے اور اللہ کی رحمت اس پر سایہ فگن ہوتی ہے نبی رحمت ﷺ کی یہ حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں : «غَفَرَ اللَّهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ، سَهْلًا إِذَا اشْتَرَى، سَهْلًا إِذَا اقْتَضَى»[4]. اللہ تعالی نے پہلی امت کے ایک آدمی کی مغفرت فرمادی جوکہ خرید وفروخت میں نیز اپنے حق کا تقاضا کرنے اور وصول کرنے میں لوگوں پر آسانی کرنے والا اور رحم دل تھا گُناہوں اور خطاوں کی معافی کا ایک اہم سبب اذکار وتسبیحات کی پابندی ہے اذکار وتسبیحات کے فضائل اور ان کا اجر وثواب بہت زیادہ

---

(١) التغابن : ١٧.
(٢) فتح الباري : (١١٣/٢).
(٣) مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : (٢١٨/٦).
(٤) الترمذي : ١٣٢٠.

ہے ذرا اس ذِکر کی فضیلت ملاحظہ فرمائیں : «مَا عَلَى الْأَرْضِ أَحَدٌ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ؛ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ»[1]. زمین میں جو بھی بندہ : لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ. کہتا ہے تو اسکی خطائیں مُعاف ہوجاتی ہیں اگر چہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں، اسی طرح احادیث میں اس ذِکر کی بھی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے یہ بہت ہی عظیم الشان ذِکر ہے «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ، سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»[2]. اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ حِلم اور کرم والا ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ بہت بلند وبرتر ہے اللہ تعالی ہر عیب سے پاک ہے وہ عرش عظیم کا مالک ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے:

محترم حضرات وسامعینِ گرامی قدر! باری تعالی نے اپنے فضل وکرم سے ہمارے لئے توبہ واِستغفار کا دروازہ کھولا ہے اور اس کو گُناہوں اور خطاوں سے پاک ہونے کا ذریعہ بنایا ہے اِستغفار کی کثرت سے مومن کے درجات بلند ہوتے ہیں

(١) الترمذي : ٣٤٦٠ .
(٢) الترمذي : ٣٥٠٤ ، وأحمد : ١٣٦٣ .

اوراس کوعظیم اجروثواب ملتا ہے اسی لئے اللہ تعالی نے اپنے بندوں کوبار بار اِستغفار کا حکم فرمایا ہے:(وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ)[١]. اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو۔یقین رکھوکہ اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے انسان کے اندر گُناہوں اور خطاوں کامادہ رکھا گیاہے پس جب بندہ سے کوئی غلطی ہوجائے اور وہ سچے دل سے توبہ کرلے تواللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرمالیتا ہے اور اس پر رحم وکرم فرماتا ہے وہ اپنے بندوں کوبشارت دے رہاہے: (وَمَنْ يَعْمَلْ سُوءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللَّهَ يَجِدِ اللَّهَ غَفُورًا رَحِيمًا)[٢]. اور جو شخص کوئی برا کام کرگزرے یا اپنی جان پر ظلم کربیٹھے پھر اللہ سے معافی مانگ لے تووہ اللہ کوبہت بخشنے والا بڑامہربان پائے گا، ایک حدیث میں فرمایا گیاکہ جو شخص اس طرح اِستغفارکرلے: أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّومَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ؛ تواسے پڑھنے والے کی مغفرت ہوجاتی ہے چنانچہ اسی حدیث کے آخرمیں بشارت دی گئ ہے: غُفِرَ لَهُ»[٣]. اس کی خطائیں مُعاف کردی جاتی ہیں لہذاہمیں دن ورات صبح وشام ہر گھڑی دعااور اِستغفار کا سلسلہ رکھنا چاہیے اپنی خیروخوبی کے لئے نیزاپنے اہل وعیال اور عزیز واقارب کی

---

(١) البقرة : ١٩٩.
(٢) النساء : ١١٠.
(٣) أبو داود : ١٥١٧، والترمذي : ٣٣٩٧.

خیر وخوبی کے لئے دعاکرنی چاہیئے خاص طور پر اپنے والدین کی صحت وسلامتی کی دعاکرنی چاہیے اور اگر وہ اس دنیا سے جاچکے ہوں تو ان کی مغفرت کیلئے دعا کا اہتمام کرنا چاہیے ذرا سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ملاحظہ فرمائیں: (رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ)(١). اے ہمارے رب میری مغفرت فرما دے اور میرے والدین کی مغفرت فرمادے اور تمام ہی ایمان والوں کی مغفرت فرمادے، والدین کیلئے بچوں کی دعا والدین کی فرحت ومسرت اور درجات کی بلندی کا سبب ہے ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے : «إِنَّ الرَّجُلَ لَتُرْفَعُ دَرَجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَيُقَالُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ»(٢). جنت میں آدمی کو اعلی درجات حاصل ہوں گے تو وہ عرض کرے گا یہ درجات مجھے کس طرح حاصل ہوگئے؟ تو اسکو جواب دیا جائے گا تمھارے لئے تمھارے بیٹے کے استغفار کرنے کی وجہ سے حاصل ہوئے ہیں ، الحاصل اِستغفار اور دعا بہت ہی بابرکت عمل ہے اس لئے میرے دوستو: ہمارے عزیز واقارب اہل وعیال اور محسنین میں سے جو لوگ موجود ہیں ہم ان کی خیر وعافیت اور بھلائی وکامیابی کی دعا کریں اور جو اس دنیا سے جاچکے ہیں ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کی دعا کرتے رہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کیلئے دعاوں کا اہتمام کرتے رہا کریں

---

(١) إبراهيم : ٤١ .

(٢) ابن ماجه : ٣٦٦٠، وأحمد : ١٠٨٩٠.

اس میں ہمارا بھی فائدہ ہے اور ان کا بھی اس میں ہماری بھی سعادت و نیک بختی بھی ہے اور ان کی بھی، یا اللہ یا کریم ہماری خطاوں اور گُناہوں کو مُعاف فرمادے اور ہم کو اپنی رحمت و عنایت سے نوازدے ٭

اللَّهُمَّ وَفِّقْنَا جَمِيعًا لِطَاعَتِكَ، وَطَاعَةِ رَسُولِكَ مُحَمَّدٍ ﷺ، وَطَاعَةِ مَنْ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِ عَمَلًا بِقَوْلِكَ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ)[١].

نَفَعَنِي اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ، وَبِسُنَّةِ نَبِيِّهِ الْكَرِيمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

---

(١) النساء : ٥٩.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ، وَعَلَى التَّابِعِينَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أُوصِيكُمْ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

رفیقانِ ملت اسلامیہ! میرے عزیز دوستو! یوں تو توبہ واِستغفاراور دعا کا دروازہ ہروقت کھلا رہتا ہے اور بندہ ہر وقت اور ہر گھڑی اللہ کو پکار سکتا ہے اور توبہ واِستغفار کرسکتا ہے مگر اللہ تعالی نے بعض اوقات اور مہینوں کو دوسرے اوقات پر فضیلت بخشی ہے اور ان کو عبادت واطاعت کا خصوصی موسم قرار دیا ہے انہیں متبرک مہینوں میں ماہ شعبان بھی ہے سید العابدین ﷺ ماہِ شعبان میں روزہ کا بہت اہتمام فرماتے اور جب اس کی بابت دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: «ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ، وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ»[1]. رجب اور رمضان المبارک کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ عام طور پر غافل رہتے ہیں۔ اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں بندوں کے اَعمال رب العالمین کے حضور پیش کئے جاتے ہیں۔ لہذا میری

---

(۱) أبو داود : ٥٢١٢ ، والترمذي : ٢٧٢٧.

خواہش کہ میرے اعمال اس حال میں پیش کئے جائیں کہ میں روزہ سے ہوں۔ شعبان کی پندرہویں رات بہت خیر وبرکت اور عظمت وفضیلت والی رات ہے جو شب برأت کے نام سے مشہور ہے اس مبارک رات میں اللہ تعالی اپنے بندوں پر خصوصی توجہ فرماتا ہے پس جن بندوں کے قلوب کفر وشرک فِسق ونفاق بُغض وعداوت اور حسد و کینہ سے پاک ہوتے ہیں ان کی مغفرت فرمادیتا ہے رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے «يَطَّلِعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْقِهِ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيعِ خَلْقِهِ؛ إِلَّا لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ»(۱). شعبان کی پندرہویں شب کو اللہ تعالی اپنے بندوں پر اپنی رحمت کے ساتھ ظہور فرماتا ہے پس مشرک اور کینہ پرور کے علاوہ سب کی بخشش فرمادیتا ہے۔ اسلام میں قلب کی صفائی اور دل کی پاکیزگی کی بے انتہا اہمیت ہے اللہ جَلّ جَلالُہٗ کو ایسا قلب بہت محبوب ہے جو بُغض وعداوت اور حسد و کینہ سے خالی ہو پس ضروری ہیکہ ہم اچھے اخلاق سے آراستہ ہوں اپنا دل حَسَد جَلَن اور بُغض وعداوت سے پاک رکھیں اور غیبت اور چُغلی سے بچیں اگر کسی سے کچھ اختلاف اور رنجش ہو تو معافی تلافی کرکے اپنا دل کدورت سے پاک کرلیں اور اپنے مُعاملات صاف کرلیں تاکہ ہمیں اللہ کی رحمت و مغفرت حاصل ہو رحمت عالم ﷺ کا ارشاد ہے: «مَا مِنْ

(۱) ابن ماجه : ۱۳۹۰ .

مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا»[1]. جب بھی دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں الحاصل ہم کو ماہ شعبان کے فضائل وبرکات سے قطعاً غافل نہیں ہونا چاہیے بطور خاص شب برات میں اذکار وعبادات اور تلاوت واستغفار کا اہتمام کرنا چاہیے اور اطاعت وعبادت کے ذریعے اس کو قیمتی بنانا چاہیے اسی طرح اپنے دشمنوں اور برائی کرنے والوں کو معاف کردینا چاہیے اور عفوودرگُذر کا معاملہ کرنا چاہیے تاکہ اللہ تعالی ہم پر خصوصی رحم وکرم کا معاملہ فرمائے ہمارے اعمال قبول فرمالے ہماری خطائیں معاف فرمادے اور دنیا اور آخرت میں ہمارے درجات بلند فرمادے آخرمیں بارگاہِ رب العزت میں مخلصانہ دعاہے کہ الہ العلمین ہماری خطاوں اور گناہوں معاف فرمادے ماہ شعبان اور رمضان کو ہمارے لئے خیر وبرکت اور رحمت ومغفرت کا ذریعہ بنادے اپنی طاعات پر ثابت قدم فرمادے اوراپنی رحمت وعنایت سے نوازدے *** هَذَا وَصَلُّوا وَسَلِّمُوا عَلَى خَيْرِ الْبَشَرِ، وَأَطِيعُوا رَبَّكُمْ فِيمَا أَمَرَ، فَقَدْ قَالَ سُبْحَانَهُ: (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)[2]. اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

(١) أبو داود : ٥٢١٢ ، والترمذي : ٢٧٢٧ ، وابن ماجه : ٣٧٠٣.
(٢) الأحزاب : ٥٦ .

وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ رَحْمَتَكَ نَرْجُو، وَإِيَّاكَ نَدْعُو، فَأَدِمْ عَلَيْنَا فَضْلَكَ، وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ، وَتَقَبَّلْ صَلَوَاتِنَا، وَضَاعِفْ حَسَنَاتِنَا، وَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِنَا، وَارْفَعْ دَرَجَاتِنَا، يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. **اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخَ خَلِيفَةَ بْنَ زَايِدٍ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاشْمَلْ بِتَوْفِيقِكَ نَائِبَهُ وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ، وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ. اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدْ وَالشَّيْخَ مَكْتُومْ وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رِضْوَانِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.** وَارْحَمِ اللَّهُمَّ جَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، الْأَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ، إِنَّكَ سَمِيعٌ قَرِيبٌ مُجِيبُ الدَّعَوَاتِ. **اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرَّخَاءَ وَالِازْدِهَارَ، وَزِدْهَا تَقَدُّمًا وَرِفْعَةً، وَتَسَامُحًا وَمَحَبَّةً، وَأَدِمْ عَلَى أَهْلِهَا السَّعَادَةَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ.** اللَّهُمَّ ارْحَمْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ وَقُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْأَبْرَارَ، وَأَدْخِلْهُمُ الْجَنَّةَ مَعَ الْأَخْيَارِ، وَاجْزِ أَهْلِيهِمْ جَزَاءَ الصَّابِرِينَ؛ بِكَرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ. اللَّهُمَّ انْصُرْ قُوَّاتِ التَّحَالُفِ الْعَرَبِيِّ؛ الَّذِينَ تَحَالَفُوا عَلَى رَدِّ الْحَقِّ إِلَى أَصْحَابِهِ، وَاجْمَعْ أَهْلَ الْيَمَنِ عَلَى كَلِمَةِ الْحَقِّ وَالشَّرْعِيَّةِ، وَأَدِمْ عَلَيْهِمُ الِاسْتِقْرَارَ، وَعَلَى بُلْدَانِ الْمُسْلِمِينَ، وَالْعَالَمِ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا غَيْثًا مُغِيثًا هَنِيئًا وَاسِعًا شَامِلًا، اللَّهُمَّ اسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ، وَأَنْبِتْ لَنَا مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ. رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ، يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ.

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

بلاشبہ اللہ تعالی بڑی وسیع رحمت و مغفرت والا ہے